ایک اور شکوہ

شہاب حسن ۱۲ دسمبر ۲۰۱۱

کیوں نہ بد کار بنوں سود کا بیوپار کروں
جعل سازی نہ کروں نیکی کا پرچار کروں
دھوکہ بازی میں کسی اور کا محتاج رہوں
ہمنوا میں بھی کوئی بت ہوں کہ انسان بنوں
جرآت اموز سبھی گستاخیاں میں کرتا ہوں
کہتا پھر بھی ہوں کہ اللہ سے میں ڈ رتا ہوں

ہے بجا تھوڑےسے جھوٹے بھی ہیں مکّاٰ ر بھی ہیں
دل دیا تونے تو ظا ہر ہے گناہ گار بھی ہیں
خواھشِ دنیا کے ہاتھوں میں بہت خوار بھی ہیں
اپنے جزبات کی تسکین میں بے باک بھی ہیں
جو بھی ھوں ہیں تیرے اسلام کے چاہنے والے
جب سہو لت ہو تو اعمال بھی کرنے والے

ھم تیرے نام پر کیا کچھ نہیں ہیں کر گزرے
پھر بھی ھم تیری عنایات سے محروم رہے
شکل و صورت میں بھی اغیار سے کمزور رہے
جنگیں لڑتے رہے اور علم سے بھی دور رہے
کتنی تکلیف میں اربابِ وفا ہیں سن لے
اپنی تخلیق کا اب کھل کے گلہ بھی سن لے